گزرے زمانے کی یاد

(ٹامس مور)

اکثر شب تنہائی مین   کچھ دیر پہلے نیند سے
گذری ہوئی دلچسپیان   بیتے ہوئے دن عیش کے
بنتے ہین شمع زندگی   اور ڈالتے ہین روشنی
میرے دلِ صد چاک پر

وہ بچپن اور وہ سادگی   وہ رونا وہ ہنسنا کبھی
پھر وہ جوانی کے مزے   وہ دلگی وہ قہقہے
وہ عشق وہ عہد وفا   وہ وعدہ اور وہ شکریہ
وہ لذتِ بزمِ طرب یاد آتے ہین ایک ایک سب   دل کا کنول جو روز و شب رہتا شگفتہ تھا سواب
اُسکا یہ ابتر حال ہے   اک سبزۂ پامال ہے
اک پھول کملایا ہوا   ٹوٹا ہوا بکھرا ہوا
روندا پڑا ہے خاک پر

یون ہی شبِ تنہائی مین   کچھ دیر پہلے نیند سے
گذری ہوئی ناکامیان   بیتے ہوئے دن رنج کے
بنتے ہین شمع بیکسی   اور ڈالتے ہین روشنی
اُن حسرتوں کی قبر پر

جو آرزوئین پہلے تھین   پھر غم سے حسرت بنگئین
غم دوستون کی فوت کا   ان کی جوانا موت کا
ہان دیکھ شیشہ مین مرے   ان حسرتون کا خون ہے
جو گردشِ ایام سے یا قسمت ناکام سے   یا عیش غم انجام سے مرگِ بتِ گلفام سے
خود دلمین میرے مرگئین   کس طرح پاؤن میں حزین
قابو دلِ بے صبر پر

جب آہ اُن احباب کو   مین یاد کر اُٹھتا ہون جو
یون مجھسے پہلے اُٹھ گئے   جسطرح طایر باغ کے
جیسے پھول اور پتیان   گرجائین سب قبل از خزان
اور خشک رہجائے شجر

اُسوقت تنہائی مری بنکر مجسم بیکسی
کردیتی ہے پیشِ نظر ہو حق سا اک برباد گھر
ویران جسکو چھوڑ کے سب رہنے والے چل بسے
ٹوٹے کیواڑ اور کھڑکیان چھت کے ٹپکنے کے نشان
پرنالے ہین روزن نہین یہ حال ہے آنگن نہین پردے نہین چلمن نہین اک شمع تک روشن نہیں
میرے سوا جسمیں کوئی جھانکے نہ بھولی سے کبھی
وہ خانہٗ خالی ہے دل پوچھے نہ جسکو دیو بھی
اجڑا ہوا ویران گھر

یوں ہی شبِ تنہائی مین کچھ دیر پہلے نیند سے
گذری ہوئی دلچسپیان بیتے ہوئے دن عیش کے
بنتے ہین شمعِ زندگی اور ڈالتے ہین روشنی
میرے دلِ صد چاک پر

ایک جوان دوست شیخ محمد عبید کی رحلت پر ایک انگریزی نظم کا اردو زبان میں ترجمہ

مرسلہ

سید مسعود علی رضوی (علیگ)